احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 4 جون 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 4 جون 2014ء 5 شعبان 1435 ہجری 4/احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 126

دے بخت جاودانی

اے میرے جاں کے جانی اے شاہِ دو جہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بختِ جاودانی اور فیض آسمانی
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 26 مارچ 2010ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب فرماتے ہیں کہ (حضرت مسیح موعود کے (رفیق) میاں میراں بخش کے بیٹے کا) خطبہ نکاح پڑھانے کے بعد میں بارات کے ساتھ گیا۔ واپسی پر معلوم ہوا کہ اس شادی شدہ لڑکے کے سوا میاں میراں بخش صاحب کے سب لڑکے گونگے اور بہرے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ یہ ابتلا بلا وجہ نہیں ہوسکتا۔ (بہت خوف والا واقعہ ہے۔) چنانچہ مَیں نے میاں میراں بخش صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میری سالی کا ایک بچہ گونگا اور بہرہ تھا تو مَیں نے بطور استہزاء کے اس کو کہنا شروع کیا کہ اگر بچہ جننا تھا تو کوئی بولنے سننے والا بچہ جنتی۔ یہ کیا بہرا اور گونگا اور ناکارہ بچہ جنا ہے۔ جب مَیں تمسخر میں حد سے بڑھ گیا تو میری سالی کہنے لگی خدا سے ڈرو، ایسا نہ ہو کہ تمہیں ابتلا آ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تمسخر کو پسند نہیں کرتی۔ اس پر بھی مَیں استہزاء سے باز نہ آیا۔ بلکہ ان کو کہتا کہ دیکھ لینا میرے ہاں تندرست اولاد ہوگی۔ میری یہ بیبا کی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنی اور میرے ہاں گونگے اور بہرے بچے پیدا ہونے لگے۔ مَیں نے اس ابتلاء پر بہت استغفار کیا اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے حضور بھی بار بار دعا کے لئے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی کو قبول فرمایا اور آخری بچہ تندرست پیدا ہوا جس کی شادی اب ہو رہی ہے۔

(حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ-300 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پس مذاق میں بھی ایسی باتیں (نہیں کہنی چاہئیں) جن کو بات کرنے والا انسان تو ہلکا پھلکا سمجھ رہا ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے کے دل پر وہ شدید چوٹ لگانے کا باعث بن جاتی ہے اور کبھی ایسی آہ بن جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیتی ہے اور اس دنیا میں پھر حساب شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور حقیقی تقویٰ دلوں میں قائم فرمائے۔

............حضرت مولانا راجیکی صاحب فرماتے ہیں:

ایک واقعہ ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور کے ایک گاؤں کا ہے کہ وہاں پر حکیم مولوی نظام الدین صاحب ایک احمدی رہتے تھے۔ انہوں نے ملاقات کے وقت مجھے سنایا کہ میرے رشتہ داروں میں سے اسی علاقے کے ایک گاؤں میں ایک مولوی صاحب رہتے تھے جو واعظ بھی تھے۔ اور حیاتِ مسیح کے عقیدہ کے اس قدر حامی تھے کہ شب و روز ان کی بحث کا آغاز اسی موضوع پر ہوتا تھا............ کچھ عرصہ تو وہ اپنے جذبہ اور جوش میں مُتَوَفِّيْكَ کو زبانی مؤخر کرتے رہے۔ بعد میں پھر انہوں نے اسی جذبے کی شدت سے علماء سے یہ مشورہ کرنا شروع کر دیا کیوں نہ قرآنِ کریم کے تازہ ایڈیشن میں اس فقرہ کو مؤخر print کر دیا جائے، طبع کر دیا جائے۔ علماء نے کہا کہ بے شک یہ لفظ ہے تو مؤخر لیکن اگر اس کو طباعت میں پیچھے کیا گیا تو لوگوں میں شور پڑ جائے گا اور بہت سخت اعتراض ہوگا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ کچھ بھی ہو مَیں یہ کام خود کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے وعظ کر کے بہت سا روپیہ جمع کیا۔ اور امرتسر پہنچے لیکن وہاں تمام پریس والوں نے اس طرح تحریف کرنے سے قرآنِ کریم کو طبع کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر وہ ایک سکھ پریس والے کے پاس گئے اور بہت سا روپیہ اس غرض کے لئے پیش کیا لیکن اس نے بھی مسلمانوں کے ڈر سے جرأت نہ کی اور انکار کر دیا۔ مگر مولوی صاحب مذکور کے سر میں کچھ ایسا جنون سمایا ہوا تھا کہ انہوں نے اس غرض کے لئے پریس کے پتھر وہاں سے خرید لئے اور یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے گاؤں میں طباعت کا کام کر کے تحریف کے ساتھ قرآنِ کریم طبع کروائیں گے۔ لیکن ان کے گھر پہنچنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عجیب پُر ہیبت نشان ظاہر ہوا کہ مولوی صاحب اور ان کے اہل وعیال یکا یک ایک طاعون کی لپیٹ میں آ گئے اور ایک ہی رات میں گھر کے سب لوگ جو تھے وہ موت کی نذر ہو گئے۔

(ماخوذ از حیات قدسی حصہ چہارم صفحہ 391 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

(بحوالہ الفضل 11 مئی 2010ء)

بیعت کا حق ادا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہو گی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوٰۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور......۔ توحید کا قیام ہوگا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔''

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

میٹرک کے نتیجہ کا انتظار کرنے والے طلباء متوجہ ہوں

❁ وہ مخلص نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں اپنی درخواستیں وکیل التعلیم کے نام مقررہ فارم پر بھجوائیں۔ داخلہ فارم یا اس کی فوٹو کاپی مکرم امیر صاحب ضلع سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز یہ فارم براہ راست وکیل التعلیم کے نام خط لکھ کر بھی منگوایا جاسکتا ہے۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید)

اداریہ

امام وقت کی تحریکات کے پیچھے خدائی ہاتھ ہوتا ہے

خلیفہ خدا بناتا ہے اس لئے اس کی تمام تحریکات اور ارشادات کے پیچھے خدائی طاقت جلوہ فرما ہوتی ہے۔ بعض اوقات اسی قدرت کا جلوہ دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ یہ نظارہ دکھاتا ہے کہ خلیفہ وقت کوئی ایسی تحریک کرتا ہے جو دنیا کی نظر میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہوتی۔ بعض کم فہم اس کا مذاق بھی اڑاتے ہیں لیکن بعد کے حالات یہ ثابت کرتے ہیں کہ عالم الغیب خدا دنیا کے حالات کو اسی طرف جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس لئے پہلے ہی اپنے پاک اور نیک بندوں کی رہنمائی فرما دی اور پھر باقی دنیا انہی تحریکوں پر عمل کرنے پر مجبور ہوگئی۔

مثال کے طور پر سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1934ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور اس کے اساسی مطالبات میں سادہ زندگی کو شامل فرمایا۔ جماعت نے اس پر لبیک کہا اور سادہ زندگی گزارنے کی عادی ہوگئی۔ اسی اثناء میں دوسری جنگ عظیم شروع ہوگئی۔ اور جنگی اخراجات اور دیگر مشکلات کی وجہ سے کروڑوں افراد اپنے تمدن، معاشرت اور بود و باش میں نمایاں تبدیلی کرنے پر مجبور ہوگئے۔ اور نہایت سکھ اور چین کی زندگی بسر کرنے والے نان جویں کے محتاج بن گئے اور ادنیٰ ادنیٰ ضروریات کے لئے پریشان ہونے لگے۔ ان حالات میں حکومتوں نے لوگوں کو سادہ زندگی کا درس دینا شروع کر دیا۔

چنانچہ اخبار ملاپ (ہندوستان) 11 جولائی 1940ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

8 جولائی 1940ء کو انگلستان کے وزیر خوراک لارڈ ڈالٹن نے اپنے ملک میں چائے چربی اور مکھن کے استعمال پر پابندیاں عائد کر دی ہیں اور حکم دے دیا ہے کہ ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں میں بیک وقت گوشت اور مچھلی یعنی دو پلیٹیں کسی کو مہیا نہ کی جائیں۔ مکھن، نقلی مکھن اور چربی تینوں میں سے صرف ایک ہی چیز کی اجازت ہوگی اور آخر میں آپ نے کہا ہے کہ

”اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم لوگوں سے کہیں کہ وہ عیش و عشرت کو بالائے طاق رکھ کر مشقت کی زندگی بسر کرنا سیکھیں۔ وہ آدمی جو دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ روز اپنا گزارہ چلا سکتا ہے وہ لازمی طور پر کامیاب ہوگا۔“ (بحوالہ الفضل 13 جولائی 1940ء صفحہ 1)

اسی طرح حضور نے ہاتھ سے کام کرنے اور وقار عمل کی بھی ترغیب دی تھی جنگی حالات میں یورپ بھی اس پر عمل کرنے پر مجبور ہوگیا۔ چنانچہ اس دور کی خبروں میں لکھا ہے۔

”برطانیہ کے بلند پایہ وکیل، ڈاکٹر بین الاقوامی شہرت کے آرٹسٹ، مصور اور بت ساز۔ بڑے بڑے متمول تاجر غریب مزدوروں کی طرح اسلحہ ساز کارخانوں میں کام کر رہے ہیں۔ اسلحہ سازی کی وزارت کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ میں ہر طبقہ اور ہر جماعت کے افراد کس سرگرمی اور انہماک سے جنگی کوششوں میں مصروف ہیں۔ تعلیم یافتہ مزدور، اسلحہ سازی کے ہر شعبہ میں کامیاب رہے ہیں۔ گورنمنٹ نے اس قسم کی تربیت کے لئے جو مرکز قائم کئے ہیں۔ ان میں ایک سال کے اندر اندر کم از کم ایک لاکھ تربیت یافتہ کاریگر تیار ہو سکیں گے۔

(الفضل 20/اگست 1940ء)

مسولینی نے اٹلی میں کھانے پر گوشت کی ایک سے زیادہ پلیٹوں کی ممانعت کر دی کچھ تو اپنے تمدن کی وجہ سے اور کچھ اس لئے کہ مغربی لوگوں کا تمول ہم سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ اٹلی کا مختار کل اہل ملک کو صرف ایک ہی کھانا کھانے پر تو مجبور نہ کر سکا۔ لیکن اخراجات میں کمی کرنے کی غرض سے اتنا ضرور کر دیا کہ گوشت کی ایک سے زیادہ پلیٹوں کے استعمال کی ممانعت کر دی۔

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ جاپان کے لوگوں کو اپنے لئے سونا اور چاندی کا استعمال ترک کر دینے کی تحریک کی جا رہی ہے اور اپیل ہو رہی ہے کہ حکومت کی طرف سے مقررہ نرخ پر لوگ اپنے سونے کے زیورات اس کے پاس فروخت کر دیں۔ شاہ جاپان نے اپنی عینک کا سنہری فریم تک حکومت کے حوالے کر دیا ہے۔ تا دوسروں کو تحریک ہو۔ اس کے علاوہ لوگوں کو سادہ تمدن اختیار کر کے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی طرف متوجہ کیا گیا۔ حتیٰ کہ جملہ اخبارات متفق ہیں کہ وہاں معیار زندگی بہت گر گیا۔

چین کی حکومت نے بھی اسی طرح کیا ہے۔ یعنی سامان عیش و عشرت اشیاء زیب و زینت۔ گانے بجانے کے سامان، کھلونے، تمباکو وغیرہ کی درآمد اور استعمال ممنوع قرار دے دیا۔

(بحوالہ الفضل 30 جولائی 1939ء)

ایسے ہی سائیکل سواری کی تحریک ہو یا بد رسومات سے بچنے کی۔ ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ اپنے مقرر کردہ نمائندہ کی عزت دنیا میں قائم کرتا ہے اور دنیا اس کے پیچھے چلنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

39 واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی 2014ء

منعقدہ 13، 14، 15 جون 2014ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 39 واں جلسہ سالانہ مورخہ 13، 14، 15 جون 2014ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اس جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 13 جون 2014ء

4:45pm	پرچم کشائی
5:00pm	**خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**
8:00pm	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
8:25pm	تقریر (اردو) صفات باری تعالیٰ کا ہماری زندگیوں میں اثر محترم شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی
9:05pm	**تقریر جرمن: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ امن عالم کے سفیر** مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی

ہفتہ 14 جون 2014ء

1:00pm	تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ اور نظم
1:20pm	تقریر (اردو) معاشرتی برائیوں حسد، بغض و کینہ کے مضرات مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ جرمنی
1:50pm	تقریر (جرمن): آسماں پر دعوت حق کیلئے ایک جوش ہے مکرم حماد ہیرٹر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین
2:20pm	قصیدہ از سیدنا حضرت مسیح موعود
2:25pm	تقریر (اردو) سیرت حضرت علی مرتضیٰؓ، مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی
3:00pm	**مستورات سے خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**
6:30pm	جرمن مہمانوں کے لئے جماعت احمدیہ کا تعارف
7:00pm	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمن مہمانوں سے خطاب**
7:30pm	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
8:50pm	تقریر (جرمن) قرآن کریم کا نظریہ ارتقاء، مکرم محمد داؤد مجوکہ صاحب، نیشنل سیکرٹری امور خارجہ
9:40pm	تقریر (اردو) آخرت پر ایمان مکرم عبدالاول صاحب مربی انچارج بنگلہ دیش

اتوار 15 جون 2014ء

1:00pm	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم
1:25pm	تقریر (اردو): پُرسکون اہلی زندگی، تربیت اولاد کا ذریعہ محترم محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ جرمنی
2:00pm	تقریر (جرمن): حضرت مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
2:40pm	تقریر (اردو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی
6:45pm	**تقریب بیعت**
7:15pm	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ اور نظم، تقسیم اسناد
8:00pm	**اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

چندہ دینے والے خدا کے دفتر میں حقیقی مرید ہیں

حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے پُرحکمت ارشادات

محبوب حقیقی نے انسان کو پیدا کر کے اس کے خمیر میں اپنی محبت کا بیج رکھ دیا۔ خالق حقیقی سے ملاقات کی تڑپ اس کی فطرت میں پیدا کر دی۔ کوچۂ یار کے آداب سکھانے کے لئے مرسلین کا ایک سلسلہ جاری کیا جو اُس کو تمام راہوں سے آشنا کرتے جو اُس کوچے کو جاتی ہیں۔ ان راہوں میں ایک راہ مالی قربانی ہے جس کے ذریعہ انسان اپنے محبوبِ ازلی کا محبوب بن سکتا ہے۔

چندوں کی اہمیت

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اور قوم کو چاہئے کہ ہر طرح اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 358)

حقیقی احمدی

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497)

خدا کے دفتر میں حقیقی مرید

''یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں، یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ سو ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اس نئے نظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے مگر چاہئے کہ اس میں لاف وگزاف نہ ہو۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 468)

چندہ دہندہ کی بھلائی

''تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 498)

خدمت گزاری کا سنہری موقع

''اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ **پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمتیں انتظار کر رہی تھیں۔**''

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 497)

''تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے۔''

(الحکم 10 جولائی 1903ء، صفحہ 8)

چندہ روحانی اعضاء میں سے ایک عضو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''جس شخص کے روحانی اعضاء کام نہیں کرتے تو اُسے اگر جنت میں بھی داخل کر دیا جائے تو وہ جنت سے کیا لطف اُٹھائے گا۔ گو ایسے آدمی کا جس کے روحانی اعضاء کام نہ کرتے ہوں جنت میں جانا ناممکن ہے لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی شخص فرشتوں کو دھوکا دے کر جنت میں چلا بھی جائے تو وہ اندھا، لُنجا اور لنگڑا شخص جنت میں جا کر کیا کرے گا۔ اس کی آنکھیں نہیں کہ جنت کے نظاروں کو دیکھ سکے، اُس کے کان نہیں کہ جنت کی عمدہ آوازوں کو سن سکے، اُس کی زبان نہیں کہ جنت کے ثمرات کو چکھ سکے، اُس کے ہاتھ نہیں کہ کسی کو چھو کر اُس کی لطافت کو محسوس کر سکے۔ جنت سے تو وہی لطف اُٹھا سکتا ہے جس کی نمازیں باقاعدہ ہوں، **جس کے چندے باقاعدہ ہوں**، اور وہ تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہو کیونکہ **یہی چیزیں ہیں جو انسان کے روحانی اعضاء ہیں**۔ جس نے ان میں سُستی اختیار کی گویا اُس نے اپنے روحانی اعضاء کاٹ ڈالے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ...... کہ جو شخص اس دنیا میں روحانی طور پر اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہوگا۔''

(انوار العلوم جلد 18 صفحہ 170-171)

دین، بہت سی جانوں کا چندہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''(دین حق) کیا ہے؟ بہت سی جانوں کا چندہ ہے۔ ہمارے آباء واجداد چندہ ہی میں آئے۔ اب اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ (-) کو کل ملتوں پر غالب کرے۔ اس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے۔ جس طرح پہلے مامور آتے رہے۔''

(ملفوظات جلد 1، صفحہ 413)

چندوں کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

''دیکھو یہاں کئی قسم کے چندے اور ضرورتیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ چندوں کی کیا ضرورت ہے وہ غلطی کرتے ہیں۔ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ (البقرۃ: 196) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اگر تم اس پر عمل نہیں کرتے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ کئی قسم کی ضرورتیں درپیش ہیں۔ حضرت امام کی تعلیم کی اشاعت اور (-)، مہمانوں کی خبرگیری، مکانات کی توسیع کی ضرورت، مدرسہ کی ضروریات، غرباء و مساکین رہتے ہیں ان کا انتظام، مدرسہ میں غریب طالب علم ہیں ان کے خرچ کا کوئی خاص طور پر متکفل نہیں اور مستقل انتظام نہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی ضروریات ہیں۔ اسی (بیت الذکر) کا خادم ایک بڈھا ہے اور حضرت اقدس کا ایک سچا خادم حافظ معین الدین ہے۔ ایسے لوگوں کی خبرگیری کی ضرورت ہے۔ غرض یہاں کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر ہر شخص کو جو کچھ اس سے ہو سکے اپنے مال سے، کپڑے سے الگ کرنا چاہئے۔ یہ مت خیال کرو کہ بہت ہی ہو، جو کچھ ہو خواہ ایک پائی ہی کیوں نہ ہو۔ ہر قسم کا کپڑا یہاں کام آسکتا ہے۔ پس یہاں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر ان میں دینے کے لئے کوشش کرو۔ صحابہؓ کی سوانح پڑھو تا تمہیں معلوم ہو کہ کیا کرنا پڑا تھا۔ تم جو ان سے ملنا چاہتے ہو وہی راہ اور رنگ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم تم سب کو اس امر کی توفیق دے کہ ہم سچے (-) بنیں اور امام کے متبع ہوں۔ آمین۔'' (الحکم 24 جنوری 1903ء)

چندوں کی ابتدا

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''چندے کی ابتداء اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 361)

چندے کا پختہ عہد

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفّس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ (دعوت الی اللہ) کے لیے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہئے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ میں اس قدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ میں اس قدر۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے۔ کہ اگر تم سچّا تعلق رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لیے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لیے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لیے اسی طرح سے نکالا کرے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 360)

عہد کا پورا نہ کرنا خیانت ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہوسکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں۔ اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی

ہوتی ہے اور یہ محبت اور خلوص کا کام ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 361)

چندہ لکھوانے کا پیمانہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’پس ہم نے جو تعلیم دی ہے اُس میں ان تمام حد بندیوں کو مدنظر رکھ لیا گیا ہے۔ اگر یوں کہا جاتا کہ ہر انسان دس روپیہ چندہ دے تو لاکھوں کافر ہو جاتے۔ کیونکہ اُن کے پاس اتنا روپیہ ہی نہ ہوتا کہ وہ چندہ دے سکتے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا بلکہ اس کی بجائے یہ کہہ دیا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے خواہ وہ تھوڑا ہے یا بہت اُس میں سے کچھ حصّہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی خرچ کرو۔ اب یہ وہ تعلیم ہے جو ماحول کے مطابق ہے اِس میں ایک شخص پیسہ دے کر بھی ثواب حاصل کر سکتا ہے اور ایک شخص لاکھ روپیہ دے کر بھی ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ بہرحال ماحول کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ماحول کو نظرانداز کر کے جو تعلیم دی جائے گی وہ کبھی کامیاب نہیں ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کے سلسلہ میں جس طرح فرد کے ماحول کو مدنظر رکھا ہے اسی طرح وہ قوم کے ماحول کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔ اگر قومی دماغ اعلیٰ تعلیم کو سمجھنے کے قابل نہ ہو تو وہ کبھی اعلیٰ تعلیم نازل نہیں کرتا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 408)

وعدہ جات لکھوانے میں سستی کے نقصانات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ مومن کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے لیکن اس نے ہمیں کہیں نہیں بتایا کہ انسان کی خالی خواہشات پر ثواب ملتا ہے اور جہاں تک تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کا سوال ہے، نیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کوئی شخص اپنا وعدہ لکھوا دیتا ہے اور پھر دل میں پختہ عہد کر لیتا ہے کہ وہ موعودہ رقم تحریک جدید میں دے گا لیکن جو دوست وعدے لکھوانے میں پندرہ دن، ایک ماہ یا دو ماہ سستی سے کام لیتے ہیں وہ اس عرصہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل کے ایک حصہ سے محروم کر رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد میں لینا شروع کرتے ہیں اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن، ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے۔ پس اگر وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔

پھر اپنا **دوسرا نقصان** وہ یہ کرتے ہیں کہ انسان کی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اسے کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ اس نے کب اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔ زندگی اور موت کا مسئلہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بعض اوقات ایک انسان چنگا بھلا ہوتا ہے وہ ہنستا کھیلتا ہوتا ہے لیکن ایک سیکنڈ کے بعد وفات پا جاتا ہے۔ اگر آپ تحریک جدید کے وعدے لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں تو کتنا خطرہ مول لے رہے ہیں۔ آپ کو کیا معلوم کہ اس عرصہ میں آپ نے زندہ رہنا ہے یا وفات پا جانا ہے۔ اگر آپ اس عرصہ میں وفات پا گئے تو اُخروی زندگی میں جو ثواب اس چندہ کے دینے کی نیت سے حاصل ہو سکتا ہے اس سے محروم ہو گئے۔

تیسرا نقصان جو وعدے جلد نہ لکھوانے کی وجہ سے آپ کو پہنچتا ہے یہ ہے کہ اگر اس سال مثلاً وعدے لکھوانے کی تاریخ 28 فروری ہو اور اس تاریخ تک جیسا کہ دفتر کا معمول ہے دفتر والے خطوط کے ذریعہ پھر رسالوں اور اخباروں میں مضامین لکھ کر یا گشتی چٹھیوں کے ذریعہ آپ کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود دوست اس تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھواتے۔ انہیں یاددہانی کرانے پر دفتر جو زائد اخراجات برداشت کرے گا وہ بہرحال ناواجب ہوں گے اور ایسے اخراجات کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہو گی جنہوں نے مقررہ تاریخ تک اپنے وعدے نہیں لکھوائے۔ فرض کرو یہ زائد خرچ کل وعدوں کا دو فیصدی ہے تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ سَو روپے کے ثواب کی بجائے وعدہ دیر سے لکھوانے والے کو دو کم سو کا ثواب نہ دے، کیونکہ دو روپے کا زائد خرچ محض اس کی سستی کی وجہ سے مرکز نے برداشت کیا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ یہ کہے کہ تمہاری وجہ سے سلسلہ کو دو روپے کا نقصان ہوا ہے، اس لئے ہم تمہارے ثواب سے اسی قدر کم کر دیتے ہیں۔ غرض دفتر کو جو زائد اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں، وہ محض آپ کی سستی کی وجہ سے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اگر آپ وقت مقررہ میں وعدے لکھوا دیں اور پھر جلد رقم ادا کر دیں تو دفتر ان زائد اخراجات سے بچ جاتا ہے۔

چوتھا نقصان آپ کو اور سلسلہ کو یہ اُٹھانا پڑتا ہے کہ اگر آپ وعدہ لکھوانے میں سست ہیں تو چاہے بعد میں آپ اپنا وعدہ لکھوا بھی دیں اور اس میں زیادتی بھی کر دیں تب بھی ان مزید اخراجات کی وجہ سے جو دفتر برداشت کرے گا بہت سے ضروری کاموں میں زائد اور ناواجب اخراجات کسی حد تک ہوں کمی کرنی پڑتی ہے کیونکہ آپ نے کُل رقم میں سے جس سے یہ کام کئے جانے تھے کچھ روپیہ زبردستی نکال لیا اور ڈاک اور یاددہانی کے دوسرے ذرائع پر ضائع کر دیا۔ اس نقصان کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اور ’’آپ‘‘ سے مراد میری ان لوگوں سے ہے جو وعدہ بھی لکھواتے ہیں اور رقوم بھی ادا کرتے ہیں اور بڑی بشاشت کے ساتھ ادا کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ انہیں اس کا ثواب عطا فرمائے) لیکن اپنی سستی کی وجہ سے وہ نقصان اُٹھا لیتے ہیں اور میرا فرض ہے کہ میں اس قسم کے لوگوں کو ان کی سستیوں کی طرف توجہ دلاؤں تا ثواب کے سلسلہ میں انہیں ایک دھیلے کا گھاٹا بھی نہ اُٹھانا پڑے۔

پانچواں نقصان جو جماعت اور سلسلہ کو محض آپ کی سستی کی وجہ سے برداشت کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ وکالت مال کو مثلاً 28 فروری تک وعدے لکھوانے کے لئے کوشش اور جدوجہد کرنی پڑے گی اور جماعتوں کو اس طرف توجہ دلانی پڑے گی۔ اب اگر 28 فروری تک اس کی تگ و دَو اور کوشش کے نتیجہ میں سارے دوست اپنے اپنے وعدے لکھوا دیں تو اس تاریخ کے بعد وکالتِ مال دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو سکے گی اور اسے کوئی پریشانی نہیں ہو گی لیکن اگر آپ مقررہ میعاد کے اندر اپنے وعدے نہیں لکھوائیں گے تو آپ کی سستی کے نتیجہ میں کام کرنے والوں کو پریشانی ہو گی اور آپ میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اس کی وجہ سے ان واقفین زندگی کو جو مرکز میں بیٹھ کر خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں کسی قسم کی پریشانی اُٹھانا پڑے اور میں نے آپ کو بتایا ہے کہ آپ لوگوں کی سستی کی وجہ سے مرکز میں کام کرنے والوں کو بہرحال پریشانی اُٹھانا پڑتی ہے۔ آپ انہیں اس پریشانی سے بچا لیں اور اپنے وعدے مقررہ تاریخ کے اندر لکھوا دیں۔‘‘

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 145 تا 147)

چندوں میں مسابقت کی روح

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ہر تحریک کے وقت خود ہی آگے آ جاتے ہیں۔ وہ مخاطب نہ بھی ہوں ان کے کانوں میں جب آواز پڑتی ہے تو وہ اپنے جائز چندوں سے زیادہ آگے بڑھا کر دینے لگ جاتے ہیں اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا ساری جماعت نے ایک قدم اور آگے بڑھا لیا اس لئے میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ سارے مخلصین جماعت جو تقویٰ شعاری کے ساتھ شرح کے مطابق چندہ دے رہے ہیں وہ میرے مخاطب نہیں ہیں وہ اسی طرح چندے دیں۔ میں جانتا ہوں ان کی تو کیفیت یہ ہے کہ اگر ان کو یہ کہا جائے کہ اپنا سب مال پیش کر دو تو وہ اپنا سب مال پیش کر دیں گے۔ نہیں رکیں گے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بیوی بچے ہلاک ہو رہے ہوں۔ بھوک سے تڑپ رہے ہوں وہ تب بھی نہیں رکیں گے۔ مخلصین کی یہ ایک کثیر جماعت ہے جو حضرت مسیح موعود کو عطا ہوئی ہے۔

ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں ایک (رفیق) کے متعلق حضور نے تعریفی کلمات فرمائے (مجھے اس وقت ان کا نام یاد نہیں رہا) منشی صاحب تھے کوئی سیالکوٹ کے۔ ان کے متعلق حضور نے فرمایا کہ دیکھو! حضرت ابوبکرؓ کی طرح اس شخص نے بھی اپنا سب کچھ میرے حضور پیش کر دیا اور اپنے لئے کچھ نہیں رکھا۔ جب ان کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو تیزی کے ساتھ گھر گئے اور گھر کی جو چارپائیاں تھیں وہ بھی بیچ دیں کہ میرے آقا نے مجھ سے یہ حسنِ ظن رکھا اور میری چارپائیاں پڑی ہوئی ہیں۔ بچے ابھی تک ان چارپائیوں پر سو رہے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے اس جذبے والے غلام آج بھی موجود ہیں اور دین (-) کی خاطر جماعت کو جب بھی ضرورت پڑے گی، وہ سب کچھ پیش کر دیں گے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ خدا کے کام نہ رکے ہیں اور نہ رکیں گے اور ان مخلصین کی تعداد انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتی چلی جائے گی۔‘‘

(خطبات طاہر جلد اوّل صفحہ 68)

سارا مال خرچ کرنے کے متعلق اعتراض کا جواب

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’اگر کہا جائے کہ کیا سارا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے والا گنہگار ہو گا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح علم اور فہم اور عقل کا منبع ہوتا ہے اور وہ اس کا رأس المال ہوتا ہے اسی طرح مال کا بھی ایک منبع ہوتا ہے پس سارا مال خرچ کرنے سے یہی مراد ہو گی کہ وہ اس منبع تک کو خرچ نہ کر دے مثلاً ایک شخص کا رأس المال اگر اس کی قوتِ بازو اور اس کی عقل یا اس کا فن ہے تو اگر اپنا وہ مال جو روپیہ کی صورت میں اس کے پاس ہے سب کا سب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے تو وہ گنہگار نہیں کیونکہ اس کا رأس المال موجود ہے وہ اس سے اور مال کما لے گا لیکن اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کا رأس المال اس کی دماغی قوت یا جسمانی قوت نہیں بلکہ اسے اپنی روزی کمانے کے لئے کسی قدر مال کی ضرورت ہے تو اس کے لئے اپنا سارا مال خرچ کر دینا جائز نہ ہو گا حضرت ابوبکرؓ تجارتی کاموں میں بہت ہوشیار تھے۔ وہ اپنی عقل سے پھر مال پیدا کر لینے کا ملکہ رکھتے تھے۔ مکہ سے نکلتے ہوئے ان کا سب مال قریباً ضائع ہو گیا لیکن مدینہ میں آ کر انہوں نے پھر اور مال کما لیا ایک دفعہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص چندہ کی تحریک کی آپؓ نے اپنے گھر کا سب اثاثہ چندہ میں دے دیا اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ابوبکرؓ اپنے گھر میں کیا چھوڑا ہے تو انہوں نے جواب دیا۔ حضور۔ اللہ اور اس کے رسول کا نام چھوڑا ہے

(ترمذی جلد دوم ابواب المناقب مناقب ابی بکر الصدیقؓ)

ایسے شخص کے لئے اپنا سارا مال دے دینا کوئی گنہ نہیں کیونکہ اس کا رأس المال اس کا دماغ ہے چنانچہ اس کے بعد بغیر اس کے کہ حضرت ابوبکرؓ لوگوں سے سوال کرتے آپ نے پھر اور مال کما لیا اور اپنا گزارہ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کرتے رہے۔ کسی کے دست نگر نہ ہوئے۔ پس سارے مال کی تعریف ہر شخص کے حالات کے لحاظ سے مختلف ہو گی۔ پیشہ ور کے لحاظ سے اور تاجر کے لحاظ سے اور، اور اس تاجر کے لحاظ سے اور جو تجارت صرف روپیہ کے زور سے نہیں کرتا بلکہ اپنے وسیع تجارتی علم اور تجربہ کے زور سے کرتا ہے اور مزید سرمایہ پیدا کر لینا اس کے لئے مشکل نہیں ہوتا بلکہ دوسرے لوگ اسے خود اپنا سرمایہ پیش کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ اس کو سرمایہ دے کر خود اپنے مال کو بڑھائیں گے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 1، صفحہ 123-124)

مکرم تنویر الدین صابر صاحب

میرے ابا جان محترم لعل دین صدیقی صاحب

خاکسار کے والد محترم لعل دین صدیقی صاحب یکم مارچ 1930ء کو بمقام دابانوالہ تلونڈی لال سنگھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام غلام محمد تھا اور والدہ صاحبہ کا نام نور بی بی تھا۔ والد صاحب چار بھائی اور چار ہی بہنیں تھیں۔ والد صاحب سب بہن بھائیوں سے چھوٹے تھے۔ گاؤں میں کوئی سکول نہ تھا اس لئے آپ تعلیم حاصل نہ کر سکے لیکن تعلیم کا بچپن ہی سے بہت شوق تھا۔ آپ کے والد صاحب کو بہت خواہش تھی کہ میرا یہ بیٹا کچھ نہ کچھ پڑھ جائے۔

کچھ لوگ گاؤں کے پڑھے ہوئے تھے انہوں نے پرائیویٹ طور پر پرائمری تک تعلیم دلائی لیکن پرائمری پاس نہ کر سکے پھر بھی کچھ نہ کچھ شناخت ہو جاتی تھی۔ کچھ دیر قادیان رہے پھر 1947ء میں قادیان سے ہجرت کرنا پڑی۔ قادیان سے پیدل چل کر براستہ ڈیرہ بابانانک پاکستان پہنچے یہ سفر قادیان سے ڈیرہ بابانانک تک سات دن میں طے کیا۔ راستے میں بڑی تکلیف اٹھا کر پاکستان پہنچے۔ صرف تن کے کپڑے تھے اور کچھ نہ تھا لاہور پہنچے چند دن کیمپ میں رہے پھر **والد صاحب کو روزنامہ الفضل میں مددگار کی نوکری مل گئی۔ اکتوبر 1947ء سے نومبر 1948ء تک روزنامہ الفضل میں خدمت کرتے رہے** اس وقت مینیجر الفضل محترم رحمت اللہ صاحب شاکر اور ایڈیٹر محترم روشن دین صاحب تنویر تھے بہت پیار کرنے والے بزرگ تھے۔ خدا تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین۔

یکم دسمبر 1949ء کو والد صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں منتقل ہو گئے پھر کالج میں ہی مختلف شعبہ جات میں خدمت کا موقعہ ملا۔

1952ء کو آپ کی شادی ہوئی شادی کے تین سال گزرنے کے بعد تک آپ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی والد صاحب کہتے ہیں کہ ہماری ایک غیراز جماعت محلے دار مجھے بار بار یہ گھر آ کر کہتی کہ ”ہور احمدیوں میں شادی کرواؤ تم نے رہنا ہی بے اولاد ہے“ والد صاحب کہتے ہیں اچھا تم جتنا مرضی زور لگاؤ میں نے احمدی ہی رہنا ہے اور خدا ضرور اولاد سے نوازے گا۔ والد صاحب کہتے ہیں کہ اگلے دن بہت دعا کی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہوا یہ سارا واقعہ بتایا کہ پیارے حضور آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک اولاد سے نوازے۔ **حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ دعا کے بعد ابھی ایک سال کا عرصہ بھی نہ ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے ایک بیٹی سے نوازا اور پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مزید نو بچے عطا فرمائے۔** جن میں تین بچپن میں ہی فوت ہوئے اور سات بچے حیات ہیں اور سب شادی شدہ ہیں سب کو اللہ نے اولاد سے نوازا ہے۔ مگر جس عورت نے یہ کہا تھا کہ تمہارے ہاں اولاد نہ ہوگی **وہ ایک سال بھی زندہ نہ رہی اور بغیر اولاد کے فوت ہوگئی۔**

والد صاحب کہتے ہیں کہ جب میں لاہور سے ربوہ آیا تو اس وقت اکیلا ہی کارکن رہ گیا تھا۔ کالج زیر تعمیر تھا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل اس کی خودنگرانی فرما رہے تھے اگست کا مہینہ تھا۔ سخت گرمی تھی حضور چھت پر سارا سارا دن کھڑے رہتے تھے اور والد صاحب چھتری لے کر ساتھ کھڑے رہتے تھے۔ حضرت میاں ناصر احمد صاحب ان دنوں اکیلے ہی ربوہ میں تھے بچے ابھی لاہور میں ہی تھے۔ والد صاحب دن رات حضرت میاں صاحب کے ساتھ رہتے تھے پھر جب والد صاحب ربوہ آ گئے تو حضرت میاں صاحب نے اپنے گھر میں رکھ لیا اور کھانا پکانے کا کام سکھا دیا یہ خدمت والد صاحب نے 1982ء تک انجام دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ پاکستان کے بہت سے شہروں کا سفر کیا اس میں کاغان، اسلام آباد، مری، ایبٹ آباد، ناران، لاہور، کراچی، کالام، آزاد کشمیر اور کوئٹہ جانے کا موقعہ ملا اور محترم والد صاحب کو حضور کی ٹانگیں دبانے کا خدا نے بار بار موقعہ دیا اور حضور کے ساتھ بیٹھ کر بڑی دفعہ کھانا کھایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنی پگڑی بطور تحفہ عنایت فرمائی۔ والد صاحب کو چار دفعہ قادیان جانے کا موقع ملا اور چار دفعہ ہی لگاتار جلسہ سالانہ برطانیہ جانے کا خدا تعالیٰ نے موقعہ دیا۔

والد صاحب کو حضرت مسیح موعود کی اکثر کتابیں تین تین بار پڑھنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر القرآن سیرت مسیح موعود اور دیگر سلسلہ کی بہت سی کتب پڑھنے کی توفیق ملی۔ والد صاحب کو حضرت مسیح موعود کے بہت سے رفقاء کرام کو ملنے اور مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح والد صاحب کو خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ کی خدمت کا موقع ملا۔ والد صاحب بتاتے ہیں کہ مجھے میاں ناصر احمد صاحب کی خوب خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ میاں صاحب کے حکم سے میں خود ہی لنگر خانہ سے کھانا لے کر آتا تھا۔ ہم دونوں یعنی حضرت میاں صاحب اور والد صاحب ایک ساتھ بیٹھ کر ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھاتے تھے۔ اس وقت لنگر خانہ کے انچارج حکیم فضل الرحمٰن صاحب تھے ان کو حضرت میاں صاحب نے لکھ کر بھیجا ہوا تھا کہ دونوں وقت کھانے میں دال بھیجا کریں۔ حضرت میاں صاحب کے ساتھ والد صاحب کو دن میں دو دفعہ چائے پینے کا بھی خدا نے موقعہ دیا۔ پھر سارا دن کالج کی تعمیر کی نگرانی کرتے تھے والد صاحب بتاتے ہیں۔ جولائی، اگست کے دن سخت گرمی تھی میں خود چھتری لئے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ آرٹس بلاک کالج کی چھت پر لینٹر ڈالنا تھا ریت بجری اور سیمنٹ مکس ہو چکا تھا اچانک مغرب کی طرف سے کالے سیاہ بادل اٹھے بہت زور سے آندھی چلی اور ساتھ ہی ٹھنڈی ہوا چل پڑی۔ ٹھیکیدار مکرم عبدالعزیز صاحب گھبرائے ہوئے آئے اور کہا میاں صاحب دعا کریں کہ بارش نہ ہو ورنہ ہمارا سارا میٹیریل ضائع ہو جائے گا حضرت میاں صاحب نے فرمایا میں کیا کر سکتا ہوں جو خدا کی مرضی۔ والد صاحب کہتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نے مغرب کی طرف منہ کر کے خدا کے حضور بلند آواز سے دعا کی کہ اے خدا یہ غریب جماعت کا سرمایہ لگا ہے میرا ذاتی نہیں، تو اگر چاہے تو یہ بادل پرے پرے لے جا سکتا ہے یہاں آپ کھڑے ہو گئے اور شدید ٹھنڈی ہوا چلی اور تیز بارش شروع ہوگئی لیکن کالج کی حدود کے باہر باہر۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کالج کے اندر ایک چھینٹ بھی بارش کی نہ پڑی اور یوں وہ کالج کا لینٹر مکمل ہو گیا۔

پھر والد صاحب اپنا ربوہ کا ایک واقعہ بتاتے ہیں کہ ایک سال جلسہ سالانہ پر نان بائیوں نے ہڑتال کر دی یعنی روٹی پکانی بند کر دی۔ 25 دسمبر کی رات کو تندور بند کر دیئے۔ بعض مہمان رات کو بھوکے رہے۔ تب حضور صبح فجر کی نماز پڑھا کر سیدھے باورچی خانہ میں تشریف لائے (باورچی خانے میں بہت کم آتے تھے) اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کو پتہ ہے کہ رات کو نان بائیوں نے ہڑتال کر دی ہے اور رات کو مہمان بھوکے سوئے۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ ہڑتال کر دی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک مجھے مہمانوں کے کھانے کی اطلاع نہیں آ جاتی میں جلسہ کا افتتاح کرنے نہیں جاؤں گا۔ حضور نے فرمایا تم بتاؤ کہ پچاس روٹیاں پکا سکتے ہو والد صاحب نے عرض کیا پکا سکتا ہوں۔ فرمایا جلدی پکا دو۔ والد صاحب نے پچاس روٹیاں پکا کر اندر بھجوا دیں۔ فرمایا ہمت ہے تو پچاس اور روٹیاں پکا دو۔ پکا کر حضور کی خدمت میں پیش کر دیں، پھر حضور نے فرمایا ہمت ہے 100 روٹی اور پکاؤ۔ والد صاحب نے وہ بھی پکا کر پیش کر دیں عرض کیا اور پکاؤں فرمایا نہیں بس جزاک اللہ۔ وہ سب روٹیاں لنگر خانہ میں گئی تھیں۔

اطلاع آئی ہے کہ سب مہمانوں نے کھانا کھا لیا ہے جلسے کے بعد ایک بار فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں تندروں میں کام کرنے والوں نے ہڑتال کر دی تھی جس کی وجہ سے مہمانوں کو بڑی تکلیف ہوئی میری تحریک پر اہل ربوہ نے بڑی ہمت اور وفاداری دکھائی۔ ہر گھر سے مہمانوں کے لئے روٹیاں پک کر آنی شروع ہوگئیں۔ 10 بجے تمام مہمان کھانا کھا چکے تھے۔ خود میرے گھر سے میرے ملازم (یعنی لعل دین صدیقی) جوان ٹرینڈ تھے نے 200 روٹیاں پکا کر دیں۔

2008ء کو جب والد صاحب لندن گئے تو آپ نے یہ خواہش کی کہ اس دفعہ بیت الفتوح میں اعتکاف ضرور بیٹھنا ہے۔ درخواست لکھ کر دی منظوری نہ ہوئی۔ پھر والد صاحب کی ملاقات حضور کے ساتھ تھی۔ حضور نے فرمایا اور کوئی بات والد صاحب نے فرمایا کہ ایک خواہش لے کر آیا ہوں۔ وہ عنایت کر دیں فرمایا، فرمائیں کیا ہے۔ والد صاحب نے عرض کیا پیارے حضور دل میں خواہش لے کر آیا تھا کہ لندن ضرور اعتکاف بیٹھنا ہے تو آپ منظوری فرمائیں۔ حضور نے فرمایا منظور ہوگئی ہے۔ آپ جائیں۔ ادھر سے مربی صاحب تشریف لائے فرمایا۔ لعل دین صاحب حضور نے منظوری دے دی ہے مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کی دلی خواہش کو پورا کیا۔

والد صاحب نے جماعت کی 65 سال تک خدمت کی۔ جولائی 1990ء کو والد صاحب تعلیم الاسلام کالج سے ریٹائر ہوئے۔ اس کے بعد جماعت کی خدمت کرنے کا خدا نے موقع دیا۔ ایک سال خلافت لائبریری میں خدمت سرانجام دی۔ پھر ایک سال جامعہ احمدیہ لائبریری میں خدمت کرنے کا موقع ملا۔

والد صاحب اپنا ایک سفر کا واقعہ بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ اپنی چھوٹی سی دکان کے لئے فیصل آباد سامان لینے کے لئے گیا ہوا تھا واپسی پر جب سامان لے کر بس سٹاپ پر آئے تو کوئی بھی بس والا نہ بٹھاتا تھا کہتے تھے کہ ربوہ کی کوئی سواری نہ بیٹھے والد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے خدا کے حضور دعا کی کہ اللہ میری مدد فرما بڑی مشکل سے بس والے نے سرگودھا کا کرایہ لے کر سوار کیا اور کہنے لگا کہ میں سرگودھا ہی اتاروں گا۔ ربوہ نہیں اتاروں گا والد صاحب بتاتے تھے خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اسی بس میں ایک گانے بجانے والی عورت سوار ہوگئی اور سارے راستے میں ڈرائیور نے اس سے گانے وغیرہ سنے۔ والد صاحب بتاتے ہیں جب دریائے چناب کا پل پار کیا تو اس گانے والی عورت نے گانا بجانا بند کر دیا۔ ڈرائیور اس کو کہتا چپ کیوں ہوگئی ہو وہ گانے بجانے والی ڈرائیور کو کہتی ہے کہ پہلے اس بابا جی کو اتارو جہاں وہ کہتے ہیں۔ چنانچہ اتنے میں سٹاپ آ گیا اور والد صاحب کو ربوہ اتار دیا۔ اب ڈرائیور نے کہا بابا اللہ تیرا بھلا کرے والد صاحب نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے میرے لئے تو یہ فرشتہ بنا کر بھیجا تھا جس نے میری مدد کی۔

1992ء کو نصرت جہاں انٹر کالج کی تینوں لیبارٹریوں میں والد صاحب اکیلے لیب اٹینڈنٹ کے طور پر 11 سال تک خدمت کرتے رہے اسی طرح والد صاحب بطور باورچی بچوں کے ساتھ پہاڑوں پر جاتے رہے ہر دفعہ خوب سیر کی۔

والد صاحب مارچ 2013ء کو بیمار ہوئے آپ

باقی صفحہ 6 پر

حمد باری تعالیٰ

بلبلہ میں کہکشائیں دیکھنا
چرخ میں راہی شعاعیں دیکھنا

ذرہ میں طاقت ہے کتنی مضطرب
ہیروشیما پر گھٹائیں دیکھنا

ذرہ کے اندر ہیں ذرے بے شمار
ذرہ کے اندر ردائیں دیکھنا

لمحہ کے اندر ہیں لمحے اَن گنت
لمحہ میں جاری قضائیں دیکھنا

چاند سے چہرہ پہ اُس کا نور ہے
اور تاروں میں ضیائیں دیکھنا

مشرق و مغرب میں اس کے فضل کی
چل رہی ہیں جو ہوائیں دیکھنا

بارشیں ہیں ہو رہی انوار کی
چار سُو پھیلی گھٹائیں دیکھنا

چوٹیوں اور وادیوں کے درمیاں
ہر طرف نکھری فضائیں دیکھنا

لطف ہے خالق کا کیا مخلوق پر
بچہ سے ماں کی بلائیں دیکھنا

دل دھڑکتا ہے خدا کے فضل سے
دھڑکنوں کی بھی صدائیں دیکھنا

پرورش ہے کر رہا ہر ایک کی
مہربانی کی ردائیں دیکھنا

جانداروں کے لباس فاخرہ
آسماں پر کہکشائیں دیکھنا

قطرہ میں رکھ کر ہزاروں طاقتیں
زندگی کو دی ادائیں دیکھنا

عاجزوں کو بخشتا ہے طاقتیں
کبر پر اس کی سزائیں دیکھنا

عمر راہ عشق میں کر دی نثار
حسن سے اس کی وفائیں دیکھنا

خاص فضل و رحم سے مسرور کی
سنتا ہے اللہ دعائیں دیکھنا

مغفرت ہو گی اسی کے فضل سے
اپنے عملوں میں خطائیں دیکھنا

خالق و مالک ہے اور رزاق ہے
خلق میں اس کی ادائیں دیکھنا

کُن کہے اللہ اگر ہونے لگیں
ہر طرف کیا کیا ادائیں دیکھنا

اللہ سے دوری پہ دیکھو روز و شب
ملتی ہیں کیا کیا سزائیں دیکھنا

خلق پر ہر جہت سے احسان ہے
فضل و رحمت کی گھٹائیں دیکھنا

پروفیسر محمد اکرام احسان

بقیہ از صفحہ 5

کو مثانے میں کینسر کی موذی بیماری تھی۔ والد صاحب بتاتے ہیں کہ جب میں فضل عمر ہسپتال میں داخل تھا تو ایک رات مجھے خواب آئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث میرے پاس آئے ہیں اور کہتے ہیں لعل دین السلام علیکم والد صاحب نے جواب دیا وعلیکم السلام۔ حضور آگے ہو کر والد صاحب کو فرماتے ہیں چلو لعل دین آؤ میں تمہیں لینے آیا ہوں میں نے تمہارے لئے ایک شاندار کوٹھی تیار کی ہے۔ والد صاحب نے حضور کو کہا کہ ابھی میں نہیں جاؤں گا کیونکہ میں نے ابھی جماعت کی بہت خدمت کرنی ہے اور بہت سے کام کرنے ہیں۔ اتنی دیر میں والد صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ 14 جون 2013ء کو والد صاحب فضل عمر میں داخل ہوئے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور بالآخر 8 ستمبر 2013ء صبح 9 بجے والد صاحب وفات پا گئے۔ والد صاحب خدا کے فضل سے پانچ وقت کے نمازی تہجد گزار دعا گو اور ہنس مکھ اور ہر دکھ سکھ میں شامل ہونے والے احمدی انسان تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے۔ ناصر الدین خالد، ظہیر الدین بابر، تنویر الدین صابر۔ نصیر الدین ہمایوں اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں جن میں سے آپ کے 50 پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ہماری والدہ صاحبہ دوسرے تمام رشتے داروں اور تمام بچوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 مئی 2014ء کو بیت الفضل لندن میں 12 بجے دوپہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم غلام سرور طاہر صاحب

مکرم غلام سرور طاہر صاحب آف شیخوپورہ حال یوکے مورخہ 14 مئی 2014ء کو 66 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔ مرحوم نے 1974ء کے فسادات کے بعد اپنے پانچ بھائیوں ایک بہن اور بعض دیگر عزیزوں کے ہمراہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ خلافت اور جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا بڑا گہرا تعلق تھا۔ آپ کو جلسہ سالانہ قادیان اور یوکے پر متعدد مرتبہ نظمیں پڑھنے کی سعادت ملی۔ بہت خوش الحانی سے اور پرسوز آواز میں نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو آپ کی آواز پسند تھی اور دونوں ہی آپ سے بڑا شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ ان کے بعض سفروں میں آپ کو بھی ان کے ساتھ حضرت چوہدری انور حسین صاحب کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا۔ مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ یوکے آنے کے بعد کول جماعت میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے حیثیت سے بھی خدمت بجالاتے رہے۔ آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے اور آپ کی دعوت الی اللہ سے کئی افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ چندوں اور مالی تحریکات میں باقاعدگی سے حصہ لیتے تھے۔ آپ خوش مزاج، خوش لباس، ہر دلعزیز اور نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم محمد سعید انور صاحب

مکرم محمد سعید انور صاحب معاون ناظر دارالضیافت ربوہ مورخہ 24/اگست 2013ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو قریباً 50 سال کا عرصہ دارالضیافت ربوہ میں معاون ناظر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک متحمل مزاج، محنتی، خوش اخلاق، اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے شفقت اور محبت سے پیش آنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی ہے۔

مکرم عبداللطیف انور صاحب

مکرم عبداللطیف انور صاحب سابق امیر جماعت سویڈن مورخہ 28/اپریل 2014ء کو مختصر علالت کے بعد 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مرحوم مفتی سلسلہ کے بھائی تھے۔ آپ کو 4 سال بطور امیر جماعت سویڈن کے علاوہ دیگر مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعاگو، خدا ترس، صلہ رحمی کرنے والے، غریب پرور، مالی قربانی کرنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم راجہ منور احمد مبشر صاحب

مکرم راجہ منور احمد مبشر صاحب ابن مکرم راجہ ناصر احمد صاحب کراچی مورخہ 4 مارچ 2014ء کو 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت خواجہ خیر الدین صاحب سیکھوانی رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑنواسے اور مکرم مولوی قمرالدین صاحب مرحوم سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور سابق انسپکٹر اصلاح وارشاد کے نواسے تھے۔ آپ نے نائب ناظم صحت جسمانی مجلس انصاراللہ ضلع کراچی کے علاوہ اپنے حلقہ میں سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت خوش اخلاق، ہنس مکھ اور مخلص انسان تھے۔ غیر از جماعت دوستوں سے بھی اچھے تعلقات تھے۔ جب بھی جماعتی خدمت کیلئے بلایا جاتا تو فوراً حاضر ہو جاتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مبشر اعجاز احمد صاحب
ومکرمہ بشریٰ انجم صاحبہ

مکرم مبشر اعجاز احمد صاحب کو اور آپ کی والدہ مکرمہ بشریٰ انجم صاحبہ اسلام آباد پاکستان کو مورخہ 28 مارچ 2014ء کو اسلام آباد سیکٹر G-II میں چاقو کے پے در پے وار کرنے کے بعد فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔ مکرم مبشر اعجاز صاحب اسلام آباد یونیورسٹی میں الیکٹرانکس کے لیکچرار تھے۔ بہت خوش اخلاق، ملنسار، محنتی اور جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص نوجوان تھے۔

مکرم ڈاکٹر محمد طارق خان رانا صاحب

مکرم ڈاکٹر محمد طارق خان رانا صاحب ڈینٹل سرجن سڈنی آسٹریلیا مورخہ 2 مئی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ایک ماہر ڈینٹسٹ ہونے کی وجہ سے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور خاندان حضرت مسیح موعود کے کئی افراد کا معالج بننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ اپنوں اور غیروں سبھی کے لئے قربانی کا جذبہ رکھتے تھے۔ پاکستان کے کئی بڑے سیاسی اور حکومتی لیڈروں کے دانتوں کا علاج بھی کرتے رہے۔ ہر ایک کی مدد کرنے کیلئے ہمیشہ مستعد رہتے۔ MTA پر خطبہ جمعہ باقاعدگی سے دیکھتے اور دوسروں کو بھی دکھاتے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ محترم خالد سیف اللہ صاحب قائمقام امیر جماعت آسٹریلیا کے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم رضوان احمد عظیم صاحب رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے وجیہہ رضوان واقف نو نے مورخہ 20 مئی 2014ء کو 7 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بیٹے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ صاحبہ اور دادی صاحبہ کے حصے میں آئی۔ تقریب آمین کا اہتمام بیت المبشر رحیم یار خان میں ہوا۔ محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم پروفیسر شفیق احمد راجپوت صاحب مرحوم آف کراچی کا پوتا اور مکرم محمد صفدر خان صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے روشن مستقبل اور دینی و دنیاوی امور میں فضلوں اور برکات کی دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ یوم خلافت واقفین نو ربوہ

۞ مکرم محمد ماجد اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وقف نو ربوہ کو مورخہ 27 مئی 2014ء کو صبح 9:30 بجے تا 1:30 بجے دوپہر یوم خلافت کے حوالہ سے ایک پروگرام بیوت الحمد پارک میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس پروگرام میں واقفین نو کلاس نہم تا سیکنڈ ائیر شامل ہوئے۔ جس میں 42 حلقہ جات کے 245 واقفین نو 12 سیکرٹریان اور 40 دیگر مہمان شامل ہوئے اس طرح کل حاضری 297 رہی۔ پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے 10 بجے افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد واقفین نو کو حضرت مسیح موعود کی خلافت کے بارے میں پیشگوئی رسالہ الوصیت سے پڑھ کر سنائی پھر دو ورزشی مقابلہ جات ثابت قدمی اور کلائی پکڑنا اور ایک علمی مقابلہ کروایا گیا۔ دوسرے اجلاس میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم قیصر محمود صاحب مربی سلسلہ اور مہمان خصوصی محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے واقفین کو خلافت کے ساتھ حقیقی وابستگی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اجلاس کے اختتام پر مہمان خصوصی نے مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم فرمائے۔ خاکسار نے مہمانان اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ جلسہ یوم خلافت کا اختتام ہوا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم راجہ غلام احمد صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم راجہ عبدالمجید صاحب آف بھیرہ، دارالبرکات ربوہ مورخہ 21 مئی 2014ء کو وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی عمر 68 سال تھی۔ مورخہ 22 مئی کو صبح 10:30 بجے لان صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک، مہمان نواز، ہر چھوٹے بڑے سے بہت پیار و محبت اور ہمسائیوں سے حسن سلوک سے پیش آنے والی تھیں۔ خلافت سے بے حد محبت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ خلیفہ وقت کے خطبات توجہ سے سنتیں۔ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند اور چندے پابندی کے ساتھ ادا کرنے والی تھیں۔ دعا گو خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے میرے علاوہ دو بیٹے مکرم راجہ غلام الرحمٰن صاحب لندن، مکرم راجہ انعام الرحمٰن صاحب دارالبرکات دو بیٹیاں مکرمہ عذرا اجمل صاحبہ جرمنی، مکرمہ امۃ المتین صاحبہ کینیڈا، 2 پوتے، 2 نواسے، ایک نواسی اور پوتی سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی نسبتی ہمشیرہ تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

معلوماتی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

لیموں سے سردرد کا علاج ایک تحقیق کے مطابق لیموں میں خدا نے ایک ایسی تاثیر رکھی ہے کہ اگر بغیر دودھ کی چائے میں لیموں کے چند قطرے ملا کر پیا جائے تو سردرد میں فوری افاقہ ہوگا اس کے علاوہ تھکن کے باعث ہونے والی سر درد کیلئے لیموں کے چھلکوں کا پیسٹ بنا کر ماتھے پر ملنے سے سردرد میں جلد آرام آجاتا ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس 23 مئی 2014ء)

مرغن کھانے اور میٹھے مشروبات کا نقصان
آسٹریلیا میں ہونے والی تحقیق کے مطابق فاسٹ فوڈ زیادہ چکنائی والے کھانے اور زیادہ میٹھے مشروبات ایک ہفتے سے کم وقت میں حافظے میں کمزوری کا باعث بن سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ایسی غذا کے استعمال سے وزن بڑھتا ہے اور یادداشت کمزور ہوتی ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس 23 مئی 2014ء)

معذور افراد کیلئے ماؤنٹین بائیک برطانوی کمپنی نے چار پہیوں پر مشتمل ایک ایسی بائیک تیار کی ہے۔ جس پر بیٹھ کر ٹانگوں سے محروم افراد پہاڑوں پر ہونے والی کٹھن ریس میں شامل ہوسکیں گے۔اس کا مقصد معذور افراد کو زندگی کی دوڑ میں شامل کرنا ہے۔(روزنامہ دنیا 23 مئی 2014ء)

خطرناک ائیر پورٹ رن ویز کریبین آئی لینڈ میں واقع ماہو بیچ پر جب ہوائی جہاز سیاحوں سے صرف بیس گز اوپر سے گزرتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ ہوائی جہاز آپ کے اوپر ہی گرنے والا ہے۔اتنا نیچے اُڑنے کی وجہ جزیرے سے چند میل دور موجود جولیانا انٹرنیشنل ائیر پورٹ ہے جس کا رن وے بہت چھوٹا ہونے کی وجہ سے جہاز کو لینڈ کرنے کے لئے بہت نیچے اُڑنا پڑتا ہے۔

☆ بھوٹان کے پارو ائیر پورٹ کا رن وے بھی دنیا کے خطرناک ترین رن ویز میں شمار کیا جاتا ہے جہاں دریائے پارو اور ہمالیہ کے پہاڑوں کے اوپر سے اڑان بھرتے طیارے تیز ہواؤں کے باعث فضا میں ڈولتے نظر آتے ہیں۔

☆ سکاٹ لینڈ کے بارا ائیر پورٹ کا حال تو سب سے خطرناک ہے جہاں طیاروں کو رن وے پر اُترنے کے لئے لہروں کے پیچھے جانے کا انتظار کرنا پڑتا ہے اور رن وے پر لینڈنگ صرف اسی صورت ممکن ہو پاتی ہے کہ لہریں سمندر کی جانب لوٹیں اور تھوڑا میدانی علاقہ پیدا ہو جائے۔ (روزنامہ دنیا 22 مئی 2014ء)

ہوا میں اڑنا ممکن ایک امریکی کمپنی نے ایسا چھوٹا جیٹ پیک تیار کر لیا ہے جس کے ذریعے آپ 77 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے 250 فٹ بلندی تک پرواز کر سکتے ہیں۔ اس مشین میں ہائیڈروجن پر آکسائیڈ اور نائٹروجن کے امتزاج سے بنا ایندھن استعمال ہوتا ہے جس کے باعث 82 کلوگرام وزن تک کے افراد 33 منٹوں تک پرواز کر سکتے ہیں۔ اس جیٹ پیک کے ذریعے اڑنے اور اس کے نظام کو سمجھنے کے لئے کم از کم 100 گھنٹے کی تربیت ضروری ہے جبکہ یہ ڈیوائس ہر ایک کے لئے دستیاب بھی نہیں ہے۔ (روزنامہ دنیا 22 مئی 2014ء)

جدید ترین وائرلیس پیس میکر امریکی محققین نے جدید ترین وائرلیس پیس میکر تیار کیا ہے جو محض ایک چاول کے دانے جتنا بڑا ہے سائنسدانوں نے اس پیس میکر کو ایک خرگوش کے جسم میں نصب کیا ہے۔ محققین نے امید ظاہر کی ہے کہ نئے آلات سے موجودہ دستیاب پیس میکر میں نصب بھاری بھرکم بیٹری اور اسے ری چارج کرنے کے کام سے چھٹکارا ملے گا۔ بتایا گیا ہے کہ نئے پیس میکر کے لئے اتنی ہی توانائی درکار ہے جتنی ایک موبائل فون کو چارج کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ تجربے کے دوران سائنس دانوں نے خرگوش کی چھاتی سے چند سینٹی میٹر اوپر ایک میٹل پلیٹ لگایا ہے جس کے سہارے خرگوش کے دل کی رفتار کو کنٹرول رکھنا ممکن ہوگا۔ اگر یہ ٹرانسپلانٹ انسانی جسم میں کامیاب ہوتا ہے تو سائز میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسے نصب کرنا آسان ہوگا۔ (روزنامہ دنیا 22 مئی 2014ء)

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

سوئمنگ پول کے اوقات

مورخہ 2 جون 2014ء سے ربوہ سوئمنگ پول میں صبح کی شفٹ کا آغاز کیا جاچکا ہے۔احباب سے استفادہ کرنے کی درخواست ہے۔ بچوں کو سوئمنگ سکھانے کیلئے صبح کی شفٹ میں کوچنگ کا انتظام بھی کیا جائے گا۔مورخہ 2 جون سے سوئمنگ پول میں تین شفٹوں کے اوقات درج ذیل ہوں گے۔

شفٹ A (صبح) 5 بجے سے 5:45 بجے تک
شفٹ B (سہ پہر) 5:15 بجے سے 6 بجے تک
شفٹ C (شام) 6 بجے سے 6:45 بجے تک

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

تبدیلی نام

مکرمہ ساجدہ بی بی صاحبہ بنت عطاء اللہ صاحب اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب ساکن شیخ موسی داد جلالپور بھٹیاں ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار نے اپنا نام ساجدہ پروین سے تبدیل کر کے ساجدہ بی بی رکھ لیا ہے۔آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔شکریہ

تصحیح

مورخہ 3 جون 2014ء کے روزنامہ الفضل میں صفحہ 2 پر مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب کے بارہ میں ایک مضمون میں لکھا گیا ہے کہ کمپیوٹرائزڈ روحانی خزائن کی چند جلدیں مکرم شاہ صاحب کی زندگی میں شائع ہوئی تھیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ساری جلدیں ہی شاہ صاحب کی زندگی میں شائع ہو گئی تھیں۔احباب تصحیح فرمالیں۔

☆......☆......☆

وردہ فیبرکس گرمیوں کا تحفہ
لان شرٹ پیس صرف -/220 روپے میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

مکان برائے فوری فروخت
دارالصدر غربی
رابطہ: 0333-4508246
0346-2555192

ربوہ میں طلوع وغروب 4 جون

طلوع فجر	3:24
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 جون 2014ء

4:00 am	سوال وجواب
6:15 am	گلشن وقف نو لجنہ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء
2:10 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22۔اگست 2008ء
8:10 pm	دینی وفقہی مسائل
11:20 pm	جلسہ سالانہ کینیڈا

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214 فون
047-6211971 دکان 6216216

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Mian Hanif Ahmad Kamran
Rabwah 0092 47 6212515
15 London Road, Morden SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ کی 3-4-5 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 6-7 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل 0300-6451011
ہر ماہ کی 10-11-12 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 18-19-20 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 23-24 تاریخ کو ہارون آباد ضیاء شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 25-26-27 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
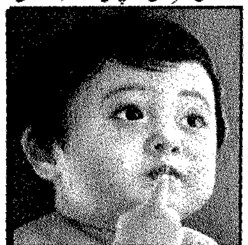
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com